عدم رفع کی ایک حدیث کا جائزہ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

إنّه كان يرفع يديه في أوّل تكبيرة ، ثمّ لا يعود ۔

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے، دوبارہ نہیں کرتے تھے۔''

(مسند الامام احمد : ۳۸۸/۱، ٤٤١، سنن ابی داؤد : ۷٤۸، سنن النسائی : ۱۰۲۷، سنن الترمذی : ۲۵۷)

تبصرہ:

① یہ روایت ''ضعیف'' ہے، اس میں سفیان ثوری بالاجماع ''مدلس'' ہیں، ساری کی ساری سندوں میں ''عن'' سے روایت کر رہے ہیں، سماع کی تصریح ثابت نہیں۔

مسلّم اصول ہے کہ جب ''ثقہ مدلس'' بخاری و مسلم کے علاوہ ''عن'' یا ''قال'' کے الفاظ سے حدیث بیان کرے تو وہ ''ضعیف'' ہوتی ہے۔

اس حدیث کے راوی عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ (۱۸۱ھ) نے ہشیم بن بشیر رحمہ اللہ (۱۸۳ھ) سے پوچھا، آپ ''تدلیس'' کیوں کرتے ہیں؟ تو کہا:

إنّ كبيريك قد دلّسا ، الأعمش وسفيان ۔

''آپ کے بڑے، اعمش اور سفیان رحمہما اللہ بھی تدلیس کرتے تھے۔''

(الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی : ۹۵/۱، ۱۳۵/۷، وسندہٗ صحیحٌ)

علامہ عینی حنفی لکھتے ہیں:

سفيان من المدلّسين ، والمدلّس لا يحتجّ بعنعنته الّا أن يثبت سماعه من طريق آخر ۔

''سفیان مدلس ہیں اور مدلس کی بصیغۂ عن روایت حجت نہیں، الا یہ کہ دوسری سند میں سماع ثابت ہو جائے۔''

(عمدة القاری شرح صحیح البخاري : ١١٢/٣)

② یہ ''ضعیف'' روایت عام ہے، جبکہ رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کے متعلق احادیث خاص ہیں، خاص کو عام پر مقدم کیا جاتا ہے، لہٰذا یہ حدیث عدمِ رفع الیدین کے ثبوت پر دلیل نہیں بن سکتی۔

③ مانعینِ رفع الیدین یہ بتائیں کہ وہ اس حدیث کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے خود وتروں اور عیدین میں پہلی تکبیر کے علاوہ رفع الیدین کیوں کرتے ہیں؟

حدیثِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ محدثین کی نظر میں

① عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لم يثبت عندی حديث ابن مسعود ۔

''میرے نزدیک حدیثِ ابنِ مسعود ثابت نہیں۔''

(سنن الترمذی : تحت حدیث ٢٥٦، سنن الدارقطنی : ٣٩٣/١، السنن الکبریٰ للبیهقی : ٧٩/٢، وسندهٗ صحیحٌ)

② امام ابوداؤد رحمہ اللہ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وليس هو بصحيح على هذا اللفظ .

''یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں۔''

③امام ابوحاتم الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هذا خطأ .

''یہ غلطی ہے۔''

(العلل : ۹۶/۱)

④امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وليس قول من قال : ثمّ لم يعد محفوظاً .

''جس نے دوبارہ رفع الیدین نہ کرنے کے الفاظ کہے، اس کی روایت محفوظ نہیں۔''

(العلل : ۱۷۳/۵)

⑤امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هو فی الحقيقة أضعف شئ يعوّل عليه ، لأنّ له عللًا تبطله .

''درحقیقت یہ ضعیف ترین روایت ہے بعض اس پر اعتماد کرتے ہیں، حالاں کہ اس میں کئی علتیں ہیں جو اسے باطل قرار دیتی ہیں۔''

(التلخيص الحبير لابن حجر : ۲۲۲/۱)

⑥حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ حدیث براء بن عازب اور حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرماتے ہیں:

وهذان حديثان معلولان عند اهل العلم بالحديث .

''یہ دونوں احادیث محدثین کے نزدیک معلول (ضعیف) ہیں۔''

(التمهيد لما فی الموطا من المعانی والاسانيد :215/9)

⑦علامہ ابن قدامہ مقدسی نے اسے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(المغنی :358/1)

تنبیہ:

اگر کہا جائے کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے تو جواب ہے کہ حنفی مذہب کی معتبر کتابوں میں لکھا ہے:

''ابنِ دحیہ نے اپنی کتاب ''العلم المشہور'' میں کہا ہے کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں کتنی ہی موضوع (من گھڑت) اور ''ضعیف'' سندوں والی احادیث کو ''حسن'' کہہ دیا ہے۔''

(نصب الرایۃ للزیلعی : ۲/۲۱۷، البنایۃ للعینی : ۲/۸۶۹، مقالات الکوثری : ۳۱۱، صفائح اللجین از احمد رضا خان بریلوی : ۲۹)

اہل علم جانتے ہیں کہ امام ترمذی رحمہ اللہ کی مراد اس سے اصطلاحی ''حسن'' نہیں بل کہ ایسی ضعیف حدیث جس کی ایک ہی سند ہو، اسے بھی حسن کہہ دیتے ہیں، یہ امام صاحب کا خاص صنیع ہے، جو کہ اسی حدیث سے واضح ہوتا ہے، اب امام ترمذی رحمہ اللہ کی رفع الیدین کے متعلق تحقیق ملاحظہ فرمائیں:

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ .

''وہ احادیث جن میں رکوع کے وقت رفع الیدین کا ذکر ہے۔''

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ، وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي

حَدِيثِهِ : وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ...... وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَمَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْــــرَةَ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَجَابِرٍ وَعُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ أَبُو عِيسَىٰ : حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَبِهٰذَا يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَغَيْرُهُمْ، وَمِنَ التَّابِعِينَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَنَافِعٌ وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَغَيْرُهُمْ، وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ : قَدْ ثَبَتَ حَدِيثُ مَنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ، وَذَكَرَ حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ، وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ ...... كَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يَرَىٰ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، وَقَالَ يَحْيَى : وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : كَانَ مَعْمَرٌ

يَرىٰ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي الصَّـــلَاةِ، وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ: كَـانَ سُفْيَـانُ بْـنُ عُيَيْنَةَ وَعُـمَـرُ بْنُ هَـارُونَ وَالنَّضْرُ بْنُ شُـمَيْلٍ يَرْفَـعُونَ أَيْدِيَهُـمْ إِذَا افْتَتَحُوا الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعُوا وَإِذَا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ.

''سالم اپنے والدسیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔آپ نماز شروع کرتے ، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے ۔ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے ،اس مسئلے میں سیدنا عمر ،سیدنا علی ،سیدنا وائل بن حجر ،سیدنا مالک بن حویرث ،سیدنا انس ،سیدنا ابو ہریرہ ،سیدنا ابوحمید ،سیدنا ابو اُسید ،سیدنا سہل بن سعد ،سیدنا محمد بن مسلمہ ، سیدنا ابو قتادہ ، سیدنا ابوموسیٰ اشعری ، سیدنا جابر ، سیدنا عمیر لیثی رضی اللہ عنہم سے احادیث مروی ہیں ۔سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے ۔بعض اہل علم صحابہ کا یہی مذہب ہے۔

ان میں سیدنا عبداللہ بن عمر ،سیدنا جابر بن عبداللہ ،سیدنا ابو ہریرہ ،سیدنا انس ، سیدنا عبداللہ بن عباس ،سیدنا عبداللہ بن زبیر وغیرہم رضی اللہ عنہم شامل ہیں ۔تابعین عظام میں سے حسن بصری ،عطاء بن ابی رباح ،طاؤس ،مجاہد، نافع ،سالم بن عبداللہ ،سعید بن جبیر وغیرہم رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب ہے۔ مالک ،معمر ،اوزاعی ، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن مبارک ،شافعی ،احمد بن حنبل ،اسحاق بن راہویہ وغیرہم رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے ۔عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رفع

الیدین کرنے والوں کی دلیل، حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ثابت ہے جبکہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ثابت نہیں۔ جس میں ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف پہلی دفعہ رفع الیدین کیا، امام مالک بن انس رحمہ اللہ بھی نماز میں رفع الیدین کے قائل تھے ۔ یحییٰ کہتے ہیں ہمیں امام عبد الرزاق رحمہ اللہ نے بیان کیا: معمر رحمہ اللہ نماز میں رفع الیدین کرتے تھے ۔ میں نے جارود بن معاذ کو بیان کرتے سنا کہ سفیان بن عیینہ، عمر بن ہارون اور نضر بن شمیل نماز شروع کرتے ، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔''

(جامع الترمذي ، رقم الحديث : ٢٥٧، طبع دار السلام، بالرياض)

اسے امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے غیر ثابت قرار دیا، پھر خود ہی اس کی تحسین کر دی، بھلا اصطلاح محدثین میں غیر ثابت بھی حسن ہوتی ہے۔؟

حنفی بھائی جرابوں کے مسح والی حدیث تسلیم نہیں کرتے حالاں کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کے ساتھ ساتھ ''صحیح'' بھی کہا ہے۔؟ فاعتبروا......